ارفع الدرجات
مع
تشریح تحقیقات
تحقیقات
شیخ الحدیث علامہ قاضی
عبدالرزاق بھترالوی حطاروی مدظلہ العالی
مکتبہ امام احمد رضا
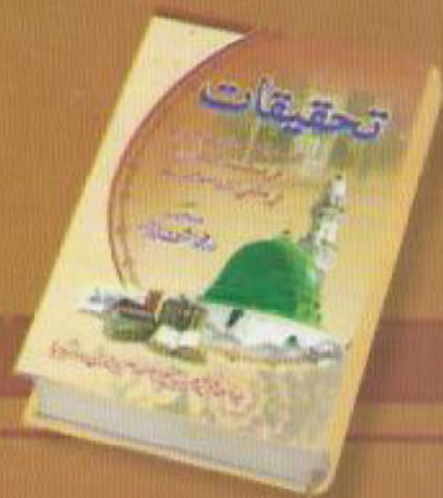
نام کتاب: ارفع الدرجات مع تشریح تحقیقات

مصنف: شیخ الحدیث علامہ عبدالرزاق بھترالوی ہطاروی مدظلہ العالی

کمپیوٹر گرافکس: حافظ محمد اسحاق ہزاروی

طباعت: ستمبر 2012

قیمت: -/170 روپے

ناشر: مکتبہ امام احمد رضا کری روڈ شکریال راولپنڈی

E.mail:Mehrul.uloom@yahoo.com

0321-5098812

ملنے کے پتے

- اسلامک بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی
- احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی
- شبیر برادرز اردو بازار لاہور
- مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ لاہور
- مکتبہ غوثیہ یونیورسٹی روڈ کراچی
- مکتبہ فیضان سنت واہ کینٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی خلق الارض والسماء و فضل علی جمیع الخلق الانبیاء ورفع درجات محمد سید الانبیاء والصلوۃ والسلام علی نبی الانبیاء وعلی سائر الانبیاء وعلی صحابته وآله وعلی العلماء والصلحاء الاتقیاء اما بعد فاعوذ بالله من الشیطان الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم تلك الرسل فضلنا بعضهم علی بعض منهم من کلم الله ورفع بعضهم درجات وآتینا عیسی ابن مریم البینات وایدناہ بروح القدس (پ۳، پہلی آیۃ)۔

(1) یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ان میں سے کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ جسے سب درجوں بلند کیا اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسی کو کھلی نشانیاں دیں اور پاکیزہ روح سے اس کی مدد کی۔ (کنز الایمان)

(2) یہ رسول ہیں فضیلت دی ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ نے کلام فرمایا۔ اور بلند کئے ان میں کسی بعض کے درجے اور ہم نے عطاء کیں عیسی ابن مریم کو کھلی نشانیاں۔ (نجوم الفرقان)

اجماع امت:

اجمعت الامة علی ان بعض الانبیاء افضل من بعض وعلی ان محمد افضل من الکل

(تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ)

اس مسئلہ میں تمام امت کا اتفاق ہے کہ بے شک بعض انبیاء کرام بعض سے افضل ہیں اور اس پر بھی اجماع امت ہے کہ ہمارے نبی کریم محمد مصطفیٰ ﷺ تمام انبیاء کرام سے افضل ہیں۔

اعتراض: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: " لا تفضلوا بین الانبیاء " انبیاء کرام کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو اور دوسری حدیث شریف میں آپ کا ارشاد گرامی ہے " لا تخیرونی علی موسی " مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو، ان احادیث کو دیکھ کر یہ کہنا کیسے صحیح ہے کہ نبی کریم ﷺ تمام انبیاء کرام سے افضل ہیں۔

پہلا جواب

نبی کریم ﷺ نے بعض اوقات کلام عاجزانہ فرمایا اور بعض اوقات حقیقتِ حال کو بیان فرمایا، جن احادیث مین فضیلت نہ دینے کا ذکر ہے وہ آپ کا عاجزانہ کلام ہے اور حقیقت حال کو آپ نے یوں بیان فرمایا:

عن ابی سعید قال قال رسول الله ﷺ انا سید ولد آدم یوم القیامة ولا فخر و بیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ آدم فمن سواه الا تحت لوائی

(مشکوۃ باب فضائل سید المرسلین ج2)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمام انسانوں کا قیامت کے دن سردار ہوں گا' اس پر کوئی فخر نہیں اس دن تمام نبی آدم علیہ السلام اور ان کو سواء میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔"

وضاحت حدیث:

"سید" جو تمام قوم سے فضیلت و خیریت میں برتر ہو اسے سید کہتے ہیں' اسی طرح اور سید کا مطلب یہ ہے:

هو الذی یفزع الیه فی النوائب و الشدائد فیقوم بامرهم و یتحمل عنهم مکارههم و یدفعها عنهم

(نووی شرح مسلم کتاب الفضائل ج2)

سید اسے کہتے ہیں جس کی طرف قوم اپنے مصائب وآلام میں پناہ پکڑے وہ ان کی حاجات کو پورا کرے، خود مشقتیں برداشت کر کے ان کی تکالیف کو دور کرے۔

ولدِ آدم: ظاہر طور پر اس کا معنی اولادِ آدم ہے یعنی تمام اولادِ آدم پر مجھے سیادت و فضیلت حاصل ہے۔ لیکن اس پر بظاہر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اس حدیث پاک سے نبی کریم ﷺ کی افضلیت آدم علیہ السلام پر ثابت نہیں ہو سکتی۔ ہاں! آپ کی اولاد پر جب آپ کو افضلیت ثابت ہوگی تو باقی تمام انبیاء کرام پر افضلیت ثابت ہو جائے گی کیونکہ وہ تمام آدم علیہ

السلام کی اولاد میں داخل ہیں۔

تو اس کا ایک جواب یہ دیا گیا: " فانهم يستعملون ولد آدم بمعنى نوع الانسان " عربی زبان والے ولد آدم بمعنی نوع انسان کے لیتے ہیں یعنی عام محاورہ کے مطابق معنی صرف اولاد آدم نہیں بلکہ معنی یہ ہے کہ میں تمام انسانوں کا قیامت کے دن سردار ہوں گا۔ اس معنی کے لحاظ پر نبی کریم ﷺ کی افضلیت حضرت آدم علیہ السلام پر بھی واضح طور پر ثابت ہو گئی۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ............ ان للحديث تتمة موضحة للمطلوب وهو قوله عليه السلام وما من نبي يومئذ آدم فمن سواه الاتحت لوائي۔ کہ مطلب کو واضح کرنے کے لئے حدیث پاک کے آخری الفاظ سے تکمیل ہو رہی ہے کہ آدم علیہ السلام اور ان کے سواء تمام انبیاء کرام میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔

جب تمام انبیاء کرام اور خصوصاً حضرت آدم علیہ السلام بھی نبی کریم ﷺ کے جھنڈے کے نیچے پناہ لینے پر مجبور ہوں گے تو اسی سے واضح ہو گیا کہ آپ کو حضرت آدم علیہ السلام پر بھی فضیلت حاصل ہو گی۔

یوم القیامۃ:

نبی کریم ﷺ نے قیامت کے دن کا ذکر فرمایا کہ مجھے قیامت کے دن سرداری حاصل ہو گی۔ حالانکہ آپ کو دنیا میں بھی تمام پر سیادت حاصل ہے، پھر قیامت کے دن کے ذکر کرنے کا کیا مطلب؟ اس کو جواب یہ ہے کہ قیامت میں آپ کی فضیلت تمام پر ظاہر ہو جائے گی۔

ان في يوم القيامة يظهر سودده لكل احد ولا يبقى منازع ولا معاند (شرح نووی علی المسلم)

بے شک قیامت کے دن آپ کی برتری سب پر ظاہر ہو جائے گی، کوئی جھگڑا کرنے والا جھگڑا نہیں کرے گا، اور کوئی شخص عناد نہیں کرے گا۔

دنیا کا ذکر اس لئے نہیں فرمایا کہ دنیا میں کفار اور مشرکین نے آپ کی افضلیت کو تسلیم نہیں کیا، دنیا میں اگرچہ بہت لوگ آپ کے وسیلہ جلیلہ کے بغیر براہِ راست خدا تک رسائی حاصل کرنے کے دعویدار ہیں، لیکن قیامت کے دن تمام کو ہی میرے پیارے مصطفیٰ ﷺ کا ہی وسیلہ

اپنے مراتب اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابعداری کرتے ہوئے بیان فرمائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ "واما بنعمة ربك فحدث" اپنے رب کی نعمتوں کو خوب بیان کرو۔

تنبیہ: آیہ کریمہ اور حدیث پاک میں تطبیق ثابت کی جارہی ہے اور یہ بیان کیا جارہا کہ نبی کریم ﷺ نے انبیاء کرام کی فضیلت سے کیوں منع فرمایا اور یہ کیوں فرمایا کہ مجھے موسیٰ علیہ السلام پر برتری نہ دو۔ اس کا جواب ذکر کیا جاچکا ہے اس کو علامہ نووی رحمہ اللہ نے ان الفاظ سے بیان فرمایا "قاله ادبا وتواضعا" نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد دوسرے انبیاء کرام کے ادب و احترام کے ثابت کرنے کے لئے اور اپنی عاجزی کے اظہار کے لئے فرمایا۔

دوسرا جواب:

"انه ﷺ قال قبل ان يعلم انه سيد ولد آدم فلما علم اخبر به" اس کی اور وجہ یہ ہے کہ یہ ارشاد آپ کا ہے کہ مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو، اس علم سے پہلے کا ہے جس میں آپ کی تمام انسانوں کی سرداری بیان ہے، جب آپ کو یہ علم حاصل ہوگیا تو آپ نے اپنی حقیقت حال کا ذکر بھی فرمادیا۔

اکثر اہل سنت وجماعت کے نزدیک آپ کا علم تدریجی ہے، کیونکہ رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "وللاخرة خيرلك من الاولى" آپ کی ہر آنے والی گھڑی بہتر ہے پہلی سے۔ آپ کو وقتاً فوقتاً روز بروز علوم غیبیہ پر مطلع فرمایا جاتا رہا یہاں تک کہ آپ کو لوح محفوظ کے تمام علوم عطاء فرمادیئے گئے۔

انبیاء کرام پر فضیلت دینے کی ممانعت کا قول آپ کا پہلے کا ہے، جب آپ کو یہ علم عطا کردیا گیا کہ آپ کو تمام مخلوق پر سیادت حاصل ہے تو پھر آپ نے دوسرا ارشاد فرمایا: "انا سيد ولد آدم." میں تمام انسانوں کا سردار ہوں۔

تیسرا جواب:

والثالث ان النهى انما هو عن تفضيل يؤدى الى تنقيص المفضول آیہ کریمہ

اور حدیث پاک میں تطبیق کے متعلق جو سوال کیا گیا تھا اس کا تیسرا جواب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایسی فضیلت دینے سے منع کیا، جس کی وجہ سے دوسرے انبیاء کرام کی شان میں تنقیص لازم آئے۔

اصل میں موسیٰ علیہ السلام پر برتری دینے کی ممانعت کی وجہ ہی یہ تھی کہ ایک یہودی ذمی نے کہا "ان اللہ اصطفی موسی" "بے شک اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو برگزیدہ بنایا۔ اس کے ان الفاظ کو سن کر ایک صحابی نے اسے تھپڑ ماردیا کہ نبی کریم ﷺ کو ہم میں موجود ہیں پھر بھی تو کہہ رہا ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے برگزیدہ بنایا۔ اس ذمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت آکر عرض کیا کہ آپ نے ہمارے مال اور جان کی حفاظت کی ذمہ داری اٹھائی، لیکن آپ کے صحابی نے مجھے تھپڑ ماردیا۔ نبی کریم ﷺ نے جب اس کی وجہ پوچھی اور آپ کو بتایا گیا اس یہودی نے یہ کہا تھا "ان اللہ اصطفی موسیٰ" بے شک اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو چن لیا، برگزیدہ بنایا، تو اس صحابی کو طیش آیا۔ تو میرے پیارے مصطفیٰ ﷺ نے اس وقت یہ فرمایا "لا تخیرونی علی موسی" مجھے موسیٰ علیہ السلام پر برتری نہ دو۔

اس کا مطلب ہی واضح ہے کہ موسیٰ علیہ السلام بھی اللہ کے نبی ہیں۔ اللہ کے نبی باقی مخلوق پر افضل ہوتے ہیں۔ لہذا موسیٰ علیہ السلام کی فضیلت بیان کرنے سے غصہ نہ کیا جائے، یہ انداز جو اختیار کیا گیا ہے درست نہیں، کیونکہ ایک نبی کی ایسی فضیلت بیان کرنا جس سے دوسرے نبی کی تنقیص لازم آئے، یہ منع ہے۔

فائدہ: جب اس جواب سے یہ مطلب واضح ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی ایسی فضیلت بیان کرنا منع ہے جس سے دوسرے انبیاء کرام کی شان میں کمی لازم آئے اور ان کی توہین کا پہلو نکلے۔ اسی سے یہ فائدہ بھی حاصل ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شان اور وحدانیت اس طرح بیان کرنا جس سے انبیاء کرام اور اولیاء کرام کی شان میں کمی لازم آئے یقیناً وہ منع ہے، بتوں کے حق میں جن آیات کو نازل کیا گیا ہے ان کو اولیاء کرام اور انبیاء کرام پر چسپاں کرنا، اور کافروں کے حق میں نازل ہونے والی آیات کو مومنوں پر چسپاں کرنا ظلم عظیم ہے اور اپنے ہی ایمان کو ضائع کرنا ہے۔

اس سے اور یہ فائدہ بھی حاصل ہوا کہ خارجیوں کی طرح صحابہ کرام کی ایسی شان بیان کرنا۔ جس سے اہل بیت اطہار کی شان میں گستاخی کا پہلو نکلے وہ شان صحابہ مردود ہوگی اور (افضیوں کی طرح اہلِ بیت کی ایسی شان بیان کرنا جس سے صحابہ کرام کی شان میں گستاخی پائی جائے اور صحابہ کرام کی شان میں تنقیص لازم آئے تو وہ شان اہلِ بیت بھی مردود ہوگی۔ ہاں اگر اہلِ بیت اور صحابہ کرام کی شان میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے درجہ میں رکھے تو یہی ایمان ہے۔

چوتھا جواب:

والرابع انما نهى عن تفضيل يودى الى الخصومة والفتنة

نبی کریم ﷺ نے جس فضیلت دینے سے منع فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ انبیاء کرام کو ایک دوسرے پر ایسی فضیلت نہ دو جو جھگڑے کا سبب بنے۔

جیسا کہ ذمی اور صحابی کے درمیان جھگڑا ہوا، جس کا ذکر کیا جا چکا ہے۔

پانچواں جواب:

والخامس انا النهى مختص بالتفضيل فى نفس النبوة فلا تفاضل فيها وانما التفاضل بالخصائص وفضائل اخرى ولابد من اعتقاد التفضيل فقد قال الله تعالى تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض"

پانچواں جواب یہ ہے کہ جس فضیلت سے منع کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ نفس نبوت میں ایک دوسرے کو فضیلت نہ دو کیونکہ تمام انبیاء کرام نفسِ نبوت میں برابر ہیں۔ البتہ خصائص اور کمالات وغیرہ سے ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں۔ اس طرح انبیاء کرام کا بعض کا بعض پر افضل ہونے کا اعتقاد رکھنا بھی ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود بعض انبیاء کرام کی فضیلت دوسرے انبیاء کرام پر "تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض" سے بیان کردی تو اس میں شک کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔

تنبیہ: جب واضح ہوگیا کہ تمام انبیاء کرام نفس نبوت میں برابر ہیں تو یہ کہنا خود بخود باطل ہو جائے گا کہ نبی کریم ﷺ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوائے آپ کے اور نبی موصوف

بوصف نبوت بالعرض ہیں۔ نہیں نہیں! بلکہ سب انبیاء کرام نبوت سے متصف بالذات ہیں۔ کسی نبی کی نبوت بالعرض نہیں۔ اس مسئلہ کو کوئی تفصیل سے دیکھنا چاہے تو غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ کے رسالہ "البتشیر بر التحذیر" کا مطالعہ کرے۔

افضلیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر دلائل:

(۱) اللہ تعالیٰ نے آپ کی شان میں فرمایا:" وما ارسلناك الا رحمة للعلمین "(پ ۱۷، الانبیاء آیہ ۱۰۷) اور ہم نے نہیں بھیجا آپ کو مگر سب جہانوں کے لئے رحمت بنا کر۔" فلما كان رحمة لكل العالمین لزم ان یکون افضل من کل العالمین "جب آپ تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں تو یقینی طور آپ تمام جہانوں سے افضل ہیں۔ یعنی آپ افضل المخلوقات ہیں۔ "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" یعنی مختصر بات یہی ہے کہ خدا کے بعد سب سے افضل آپ ہی ہیں۔

(۲) رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا"ورفعنا لك ذكرك "(پ۳۰،الانشراح آیہ۴) اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کیا۔ مالک الملک نے اپنے ذکر کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو متصل کیا، کلمہ شہادت میں، اذان میں، اور تشہد وغیرہ میں۔"ولم یکن سائر الانبیاء کذلك" اور باقی تمام انبیاء کرام کا ذکر اس طرح نہیں۔ لہٰذا اس سے ثابت ہوا کہ آپ افضل الانبیاء ہیں۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت کے ساتھ ملایا اور فرمایا: "من یطع الرسول فقد اطاع الله"(پ۵، النساء آیہ ۸۰) "جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا"۔

آپ کی بیعت کو رب تعالیٰ نے اپنی بیعت قرار دیا اور فرمایا:"ان الذین یبایعونك انما یبایعون الله ید الله فوق ایدیهم "(پ۲۶،سورۃ الفتح آیہ۱۰) بیشک وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ کا دستِ قدرت ہے۔

اور آپ کی عزت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عزت کے ساتھ ذکر فرمایا۔" وللہ العزۃ ولرسولہ